

تو ساتھ ہی ہر دونا پر بھی موت طاری ہو جائے گی۔ اُن کی ماتم پر سی وہی کر سکتا ہے جسے زندگی کی اس نہایت قیمتی متاع کا صحیح اندازہ ہو۔ ان کے حق تو کون پورے کرے گا؟ یہ بھی ممکن نہیں کہ ان کے مرجانے پر سوگوار می ہی کا فرض ادا کر دے۔ اپنے دم کے ساتھ ہر دونا کی عظمت اور اپنے بعد ان بیش بہا اوصاف کی ناقدری و کس مہر سی کا کتنا پُر تاثیر نقشہ کھینچ دیا ہے۔

ایک مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر دونا تو مدت سے موجود ہی نہ تھے۔ میں ان پر آنسو بہاتا رہتا تھا، اب میرے بعد کوئی اتنا بھی نہیں کہ ان کا ماتم کرتا رہے۔

۹۔ شرح : اے غالب! جب تک میں زندہ ہوں، عشق کے سیلاب بلا کو سنبھالے بیٹھا ہوں، لیکن جب میں مرجاؤں گا تو یہ سیلاب کس کے گھر کا رخ کرے گا؟ کوئی گھر ایسا نظر نہیں آتا، جو اس کا مان بن سکے۔ افسوس، میرے بعد عشق اس قدر بکس رہ جائے گا کہ اس کے تصور ہی پر بے اختیار رونا آ جاتا ہے۔

اردو میں ایسی غزلیں بہت کم ملتی ہیں، جن کے تمام اشعار مسلسل ہوں اور ایک ہی مضمون کے مختلف پہلو حُسنِ ترتیب سے بیان کیے گئے ہوں۔ مرزا غالب کی یہ غزل بھی مسلسل اشعار کا ایک نہایت نادر نمونہ ہے۔

○

۱۔ شرح : اگر در دیوارِ بلا سے ہیں جو یہ پیش نظر، در و دیوار

ہمارے لیے محبوب تک پہنچنے

نگاہِ شوق کو ہیں، بال و پر، در و دیوار

میں رکاوٹ بن گئے ہیں تو ہماری

و فوری اشک نے کاشانے کا کیا یہ رنگ

بلا سے، ہمیں ان کی کیا پروا ہے؟

کہ ہو گئے مرے دیوار و در، در و دیوار

نگاہِ شوق کے لیے تو یہ در و دیوار

نہیں ہے سایہ کہ سُن کر نویدِ مقدم یار

بال و پر ہیں، جن سے نگاہ میں

گئے ہیں جزِ قمرِ مشیت، در و دیوار

پرواز کی قوت پیدا ہو گئی ہے؟

جو اسے اڑا کر محبوب تک پہنچا